

بچت کا کمال

تحریر: معظم جاوید بخاری

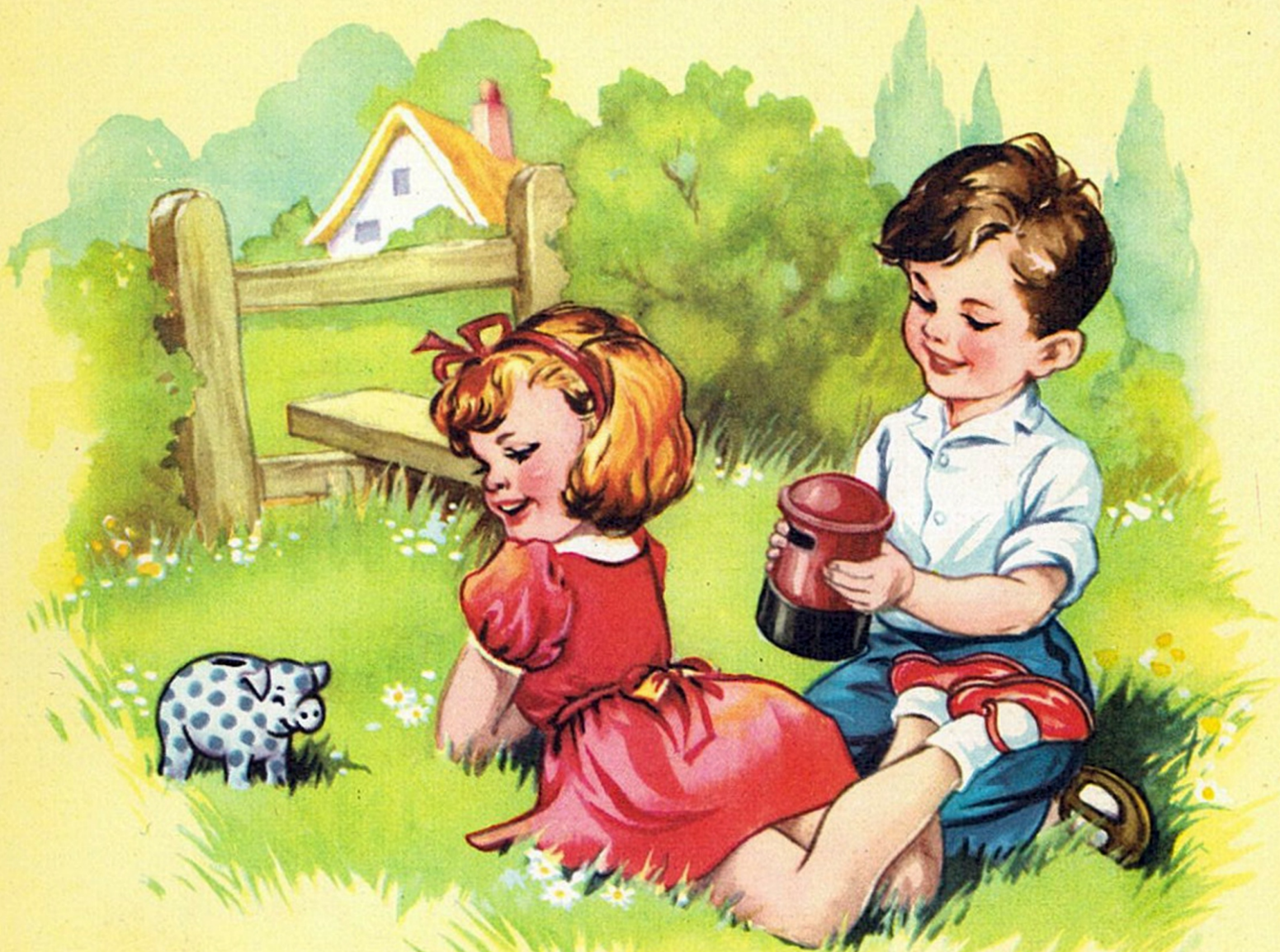


بچت کا کمال



تحریر: معظم جاوید بخاری

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک گھر میں دو بہن بھائی رہتے تھے۔ لڑکا جس کا نام حارث تھا، عمر میں اپنی بہن ماریہ سے بڑا تھا۔ وہ دونوں نہایت معصوم اور خوبصورت تھے۔ دونوں آپس میں مل جل کر رہتے تھے۔ ان کے والدین کو ذرا بھی شکایت نہیں تھی کہ ان کے بچے لڑتے جھگڑتے یا شرارتیں کرتے ہیں۔ ان کا پیار سب کو بہت بھاتا تھا۔ حارث کے پاس کھیلنے کی کئی چیزیں تھیں جن میں ایک کاٹھ کا گھوڑا بھی تھا۔ وہ اپنی بہن کو اپنے ساتھ بٹھا کر کاٹھ کے گھوڑے سے اکثر جھولے دیا کرتا۔ اس کے علاوہ اس کے پاس ہر طرح کے کھلونے بھی تھے، جن سے وہ اور اس کی بہن مل کر کھیلا کرتے تھے۔ ماریہ کے پاس ایک خوبصورت گڑیا تھی اور حارث کے پاس ایک فوجی گڈا تھا۔ ان کے ابو نے انہیں ڈھیر ساری کہانیاں اور معلوماتی کتابیں لا کر دی تھیں۔ حارث کو پڑھنا آتا تھا اور ماریہ ابھی سکول میں داخل نہیں ہوئی تھی۔ حارث رات کو سونے سے پہلے ماریہ کو ان کتابوں میں سے کہانیاں پڑھ کر سنایا کرتا۔ ان کے والدین اکثر انہیں جیب خرچ کیلئے پیسے دیتے تھے مگر وہ دونوں بہن بھائی فضول خرچ بالکل نہیں تھے۔ انہوں نے



اپنے اپنے غلے بنا رکھے تھے۔ جس میں وہ اپنے جیب خرچ کے پیسے ڈال دیا کرتے تھے۔ حارث کے پاس لیٹر بکس جیسا غلاء تھا جبکہ ماریہ کے پاس ہاتھی کی سوئڈ والا دھبے دار غلاء تھا۔ وہ دونوں اپنے اپنے پیسے اپنے اپنے غلے میں ڈالتے اور کوئی دوسرے کے غلے سے پیسے نہیں چراتا تھا کیونکہ وہ دونوں اچھے بچے تھے۔ ان کا گھر کافی بڑا تھا۔ ان کے مکان میں کمروں کے علاوہ ایک کھلا دلان بھی تھا جہاں ہری بھری گھاس اُگی ہوئی تھی۔ وہ دونوں دلان میں خوب چوکریاں بھرا کرتے تھے۔ ایک دن حارث کے سکول کے دوست نے اسے بتایا کہ اس کے پاپا اس کیلئے خرگوشوں کا خوبصورت جوڑا لائے ہیں۔ اس نے اپنے خرگوشوں کی اتنی تعریف کی کہ حارث کو اس کے خرگوش دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ وہ سکول سے چھٹی کر کے اپنے دوست کے گھر گیا اور خرگوشوں کو جی بھر کر دیکھا۔ حارث نے دوست کے پاپا سے پوچھا کہ وہ یہ خرگوش کہاں سے لائے ہیں تو انہوں نے اسے دکان کے بارے میں بتایا۔

حارث وہاں سے نکلا اور واپس گھر لوٹ آیا۔ اس نے ماریہ کو خرگوشوں کے بارے میں بتایا تو وہ بھی انہیں دیکھنے کیلئے بے چین ہو گئی۔ حارث اسے اپنے دوست کے گھر نہیں لے جاسکتا تھا کیونکہ اسے بہن کو تنہا گھر سے باہر لے جانے کی اجازت نہیں تھی۔ حارث نے رات کے کھانے پر اپنے ابو سے خرگوشوں کی فرمائش کی تو وہ ہنس پڑے۔ انہوں نے بچوں کی فرمائش پر کچھ دھیان نہیں دیا۔ چند دن اور گزرے تو ماریہ نے ضد کرنا شروع کر دی کہ حارث اسے خرگوش دکھا کر لائے۔ حارث اس کی ضد پر سوچ میں پڑ گیا۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ جلد ہی اس کی خواہش پوری کر دے گا۔ ایک دن وہ سکول سے واپس لوٹ رہا تھا کہ اس کی نظر ایک دکان پر پڑی جہاں ایک بڑے پنجرے میں کئی خرگوش کھیل کود رہے تھے۔ حارث جلدی سے دکان میں داخل ہوا اور اس نے خرگوشوں کے بارے میں پوچھا۔ دکاندار نے بتایا کہ خرگوش کی ایک جوڑی ڈیڑھ سو روپے کی ملی گی۔ اتنی بڑی رقم کاسن کر حارث ناامید سا ہو گیا۔ وہ بوجھل قدموں کے ساتھ گھر لوٹا۔ اس دن وہ کافی بجھا بجھا رہا۔ شام کو جب ماریہ نے اس کی اداسی کا سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ سکول کے راستے میں ایک دکان پر خرگوش ہیں مگر وہ بہت مہنگے دیتا ہے۔ ماریہ نے اپنا غلاء لا کر اسے دے دیا کہ اس میں سے وہ سارے پیسے لے لے اور خرگوش لے آئے۔ غلاء دیکھ کر حارث کو یاد آ گیا کہ اس کے





پاس بھی ایک غلاء ہے۔ اس نے دونوں غلوں میں سے سارے پیسے نکالے اور گئے۔ وہ ایک سو چالیس روپے تھے۔ پورے دس روپے ابھی بھی کم تھے۔ دونوں نے فیصلہ کیا کہ وہ اب ملنے والے پیسے بالکل خرچ نہیں کریں گے بلکہ جوڑ کر خرگوش لائیں گے۔ دونوں کی کوششوں کے بعد پیسے پورے ہو گئے تو ماریہ نے بے چینی سے کہا کہ وہ اب خرگوش لے آئے۔ حارث نے تمام پیسے سنبھال کر بستے میں ڈالے اور سکول چلا گیا۔ واپسی پر وہ سیدھا دکان پر پہنچا اور وہاں سے سفید رنگ کا خوبصورت موٹا تازہ خرگوشوں کا جوڑا خرید لیا۔ دکاندار نے اسے خرگوش ڈبے میں ڈال کر دیئے اور کہا کہ وہ انہیں احتیاط سے گھر لے جائے، راستے میں کھول کر دیکھنے کی ضرورت نہیں ورنہ خرگوش ڈبے سے کود کر بھاگ جائیں گے۔ انہیں پکڑنا آسان کام نہیں۔ حارث نے دکاندار کی ہدایت پر عمل کیا اور بند ڈبہ گھر لے آیا۔ ماریہ صبح سے اس کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھی۔ جب اس نے ڈبہ دیکھا تو خوشی سے جھوم اُٹھی۔ حارث نے دلان میں خرگوشوں کو نکالا۔ خرگوش آزادی پا کر ادھر ادھر پھدکنے لگے۔ ماریہ انہیں دیکھ کر خوشی سے پھولے نہ سائی۔

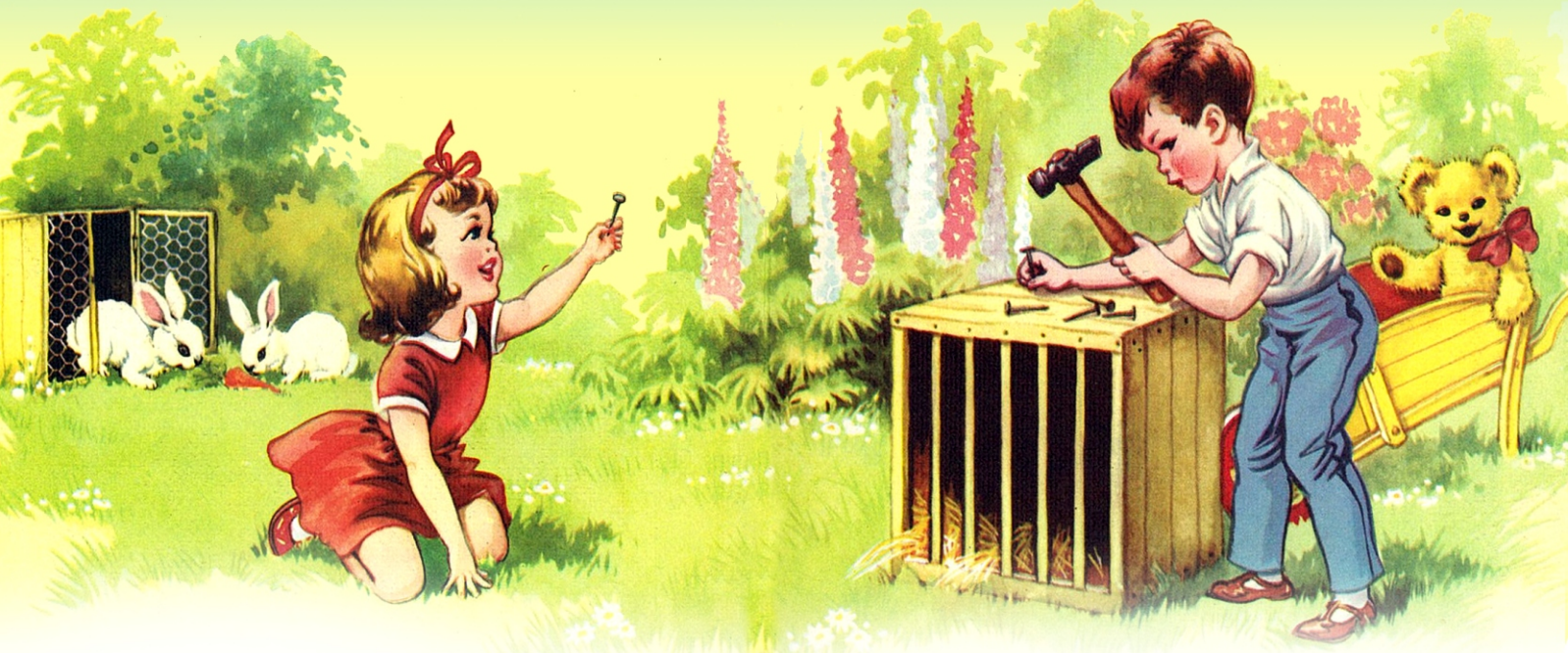


خرگوشوں کی آمد زیادہ دیر تک چھپی نہ رہ سکی۔ امی ابو کو جب پتہ چلا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ ابو نے تو فوراً خرگوشوں کیلئے ایک ڈربہ بھی بازار سے لا دیا تا کہ خرگوش گھر کے اندر گندگی نہ مچائیں۔ وہ دونوں خرگوشوں سے خوب کھیلے۔ حارث سکول چلا جاتا تو ماریہ سارا وقت ان سے کھیلتی رہتی۔ خرگوش بھی ان سے خوب مانوس ہو گئے تھے۔ وہ دونوں انہیں اپنی چیزیں کھلایا کرتے۔ اس کے ابو نے بتایا کہ خرگوش سبزیاں شوق سے کھاتے ہیں تو حارث نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنے خرگوشوں کیلئے سبزیاں بھی اُگائے گا۔ دلان میں کافی جگہ تھی جہاں سبزیاں اُگائی جاسکتی تھیں۔ حارث نے دوبارہ پیسے جمع کرنا شروع کر دیئے۔ دونوں بہن بھائی کے پاس اتنے پیسے ہو گئے کہ وہ سبزیوں کے بیج خرید کر لاسکتے تھے۔ حارث نے بازار سے سبزیوں کے بیج خریدے اور دکاندار سے انہی بونے کا طریقہ معلوم کیا۔ گھر آ کر اس نے ماریہ کے ساتھ مل کر دلان کے ایک پہلو میں چھوٹی چھوٹی کیاریاں بنائی اور سبزیوں کے بیج بودیئے۔ اب وہ روزانہ انہیں پانی دیتے اور خوب دیکھ بھال کیا کرتے۔ چند ہی دنوں میں کئی قسم کی سبزیوں کے پودے زمین سے اُگ آئے۔ امی ابو کا دھیان اس طرف نہیں گیا لیکن جب وہ پودے سرسبز اور کافی بلند ہو گئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ

گئے کہ بچوں نے کیسا بڑا کام کیا ہے۔ انہوں نے دونوں کی تعریف کی اور شاباش دی۔ اب خرگوش جب چاہتے سبزیاں نوچ کر کھا لیتے اور کئی سبزیاں گھر میں پکانے کے کام بھی آ جاتی۔ دونوں بہن بھائی کو یہ بات سمجھ آ چکی تھی کہ فضول خرچی کی نسبت بچت کرنا زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ وہ پیسے جوڑ کر زیادہ اچھی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ دونوں اپنے اپنے غلوں میں جیب خرچ کے پیسے جوڑتے رہے حالانکہ انہیں اب کسی اور چیز کی ضرورت نہیں محسوس ہو رہی تھی۔ ایک دن حارث کے دوست نے بتایا کہ اس کے گھر میں ڈھیر ساری مرغیاں ہیں جو خوب انڈے دیتی ہیں اور پھر ہم ان کے انڈوں سے چوزے نکالتے ہیں۔ مرغیوں اور چوزوں کا سن کر حارث کو پیسوں کو خرچ کرنے کی نئی راہ مل گئی تھی۔ اس نے گھر آ کر ماریہ سے مشورہ کیا کہ ہمیں اب مرغیاں بھی پالنا چاہئیں۔ ماریہ کو مرغیوں سے تو دلچسپی نہیں تھی البتہ چوزوں کا سن کر وہ آمادہ ہو گئی۔ مرغیوں کو لانے کے بعد کہاں رکھا جاتا۔ یہ بڑا مسئلہ تھا۔ کافی سوچ بچا کے بعد حارث کو خیال آیا کہ مرغیوں کیلئے بھی ایک ڈربہ ہونا چاہئے۔ اس نے گھر میں پڑی بے کار لکڑیاں جمع کیں اور بازار سے کیلیں لے آیا۔

دو تین دن کی کڑی محنت کے بعد وہ مرغیوں کیلئے ایک ڈربہ تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ خالی ڈربہ دیکھ کر وہ دونوں بہن بھائی بے حد خوش ہوئے کیونکہ اب وہ دن دور نہیں تھا جب وہ اس میں مرغیاں پال سکتے تھے۔ ایک مہینے کی بچت کے بعد ان کے پاس اتنے پیسے ہو چکے تھے کہ وہ ایک مرغی خرید لیتے۔ حارث نے اپنے دوست کے پاپا سے مرغی خریدنے کا ذکر کیا تو انہوں نے اسے اپنے ساتھ موٹر سائیکل پر بٹھایا اور بازار سے ایک خوب نگٹری مرغی خرید کر لے دی۔ حارث مرغی لے کر گھر





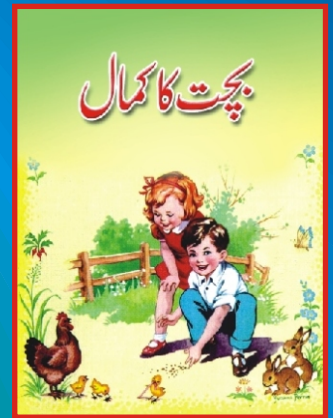
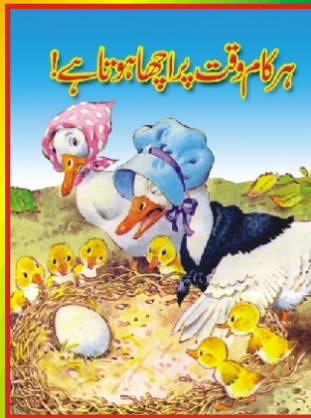
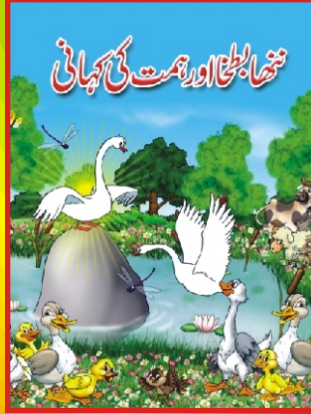
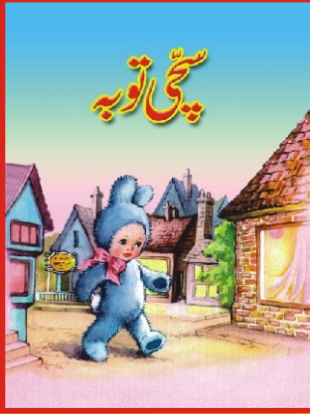
چلا آیا۔ ماریہ نے مرغی دیکھی تو وہ بے حد خوش ہوئی۔ انہوں نے مرغی کو ڈربہ میں بند کر دیا۔ مرغی کی آواز سن کر ان کے والدین کو پتہ چلا تو وہ کافی حیران ہوئے۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ یہ کام حارث نے کیا کہ تو انہوں نے اس کی خوب تعریف کی۔ وہ مرغی روزانہ ایک انڈا دیتی تھی۔ اب انہیں ناشتے میں انڈے کا آملیٹ فری میں مل جاتا تھا۔ کچھ دن بعد حارث کی امی نے کچھ انڈے مرغی کے ڈربے میں رکھ دیئے تو وہ دونوں بہن بھائی بڑے حیران ہوئے۔ امی نے بتایا کہ ان انڈوں سے چوزے نکلیں گے جن سے تم لوگ خوب کھینا۔ انہیں چوزوں کیلئے کافی دن انتظار کرنا پڑا۔ وہ روزانہ ڈربے میں جھانک کر دیکھتے کہ چوزے نکل آئے ہیں؟ مگر ہر بار مرغی کی کٹیلی آواز انہیں ڈربے سے دور بھگا دیا کرتی۔ ایک دن جب وہ صبح سویرے ڈربے کے پاس آئے تو انہیں چوزوں کی آوازیں سنائی دیں۔ انہوں نے ڈربے میں جھانکا تو وہاں کئی چوزے دکھائی دیئے۔ وہ دونوں تمام وقت ڈربے کے پاس ہی بیٹھے رہے۔ حتیٰ کہ ناشتہ بھی انہوں نے وہیں بیٹھ کر کیا۔ جب حارث سکول سے واپس لوٹا تو مرغی اپنے چوزوں کے ساتھ دLAN میں ٹہل رہی تھی۔ ماریہ انہیں دیکھ کر خوشی سے کلکاریاں بھر رہی تھی۔ دونوں بہن بھائی کی بچت اور فضول



چیزیں نہ کھانے کے باعث آج ان کے پاس وہ کچھ تھا جو دوسروں کے پاس
اکثر نہیں ہوتا تھا۔ ان کے دلاں میں رنگ برنگی سبزیاں اُگی ہوئی تھیں، جن
سے نہ صرف امی بلکہ خرگوش بھی فائدہ لیتے تھے۔ کچھ ہی دنوں میں ان کے
پاس کئی خرگوش ہو گئے تھے۔ ایک مرغی تھی جس کے گرد ننھے منے چوزے
منڈلاتے رہتے تھے۔ حارث اور ماریہ نے اب دوبارہ پیسے جمع کرنا شروع کر
دیئے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جمع کئے ہوئے پیسوں سے وہ اپنی من پسند
چیز خرید سکتے ہیں اور اس طرح ان کے والدین پر ان کی فرمائش کا فالتو بوجھ
نہیں پڑتا۔ دیکھا بچو! بچت کا کمال..... اگر آپ بھی روزانہ تھوڑے
تھوڑے پیسے بچانے کی عادت ڈالو گے تو یقیناً ایک دن تمہارے پاس اتنے
پیسے ہو جائیں گے کہ تم اپنی من پسند چیزیں خرید سکو گے۔ اور تمہاری
فرمائشوں سے مُمی پاپا کو بھی تنگی نہیں ہوگی۔



کہانیاں آپ سب کیلئے



Nexage Digital Publishing Company 2nd floor, Rajpoot Market, Urdu Bazar Lahore, Pakistan

نیکس ایج ڈیجیٹل پبلشنگ کمپنی سیکنڈ فلور راجپوت مارکیٹ، اردو بازار لاہور پاکستان